سوال

(138)ظالم خاوند کی ظلم کی وجہ سے نکاح فسخ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ہندہ کا نکاح عبداللہ سے ہوگیا لیکن شوہر کے ناقابل برداشت مظالم کے سبب ہندہ کی زندگی خطرے میں پڑگئی اور کسی صورت سے آپس کا بناؤ ممکن نہ ہوسکا ہندہ کے والد نے شوہر سے تسریح باحسان کے ماتحت طلاق کی التجا کی لیکن وہ ہندہ کو معلق رکھنے پر تل گیا۔ آخر مجبور ہند نے حاکم وقت کے عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے دی۔ فیصلہ ازروئے شریعت محمدی ہندہ کے حق میں صادر ہوا لیکن پھر شوہر باز نہ آیا اور صرف ہندہ کی زندگی تلخ کرنے کے لیے منصف کورٹ سب جج اورہائی کورٹ تک برابر اپیل پر اپیل کرتا رہا لیکن ڈگری ہر عدالت میں ہندہ ہی رہی اسی طرح آٹھ سال پیہم ہندہ کی زندگی مقدمات کی پیچیدگیوں کی وجہ سے تلخ رہی۔ اور وہ برابر اپنے والدین کے گھر پر رہی۔ بہر کیف کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک مسلم حاکم کے اجلاس میں عرصہ تک فریقین کے بیانات وشہادات پر خوب خوب غور خوض ہوتا رہا یہاں تک کہ جج موصوف نے بھی عدالت زیریں کی شہادتوں پر غور کرتے ہوئے قانون شرعیہ کی بنا پر سابق فیصلوں کو صحیح تسلیم کیا اور فسخ نکاح کے حکم کو بحال رکھا۔ جب عدت گزر گئی تو ہندہ کا عقد عبدالرحمن سے ہوگا۔ لیکن عبدالرحمن کی برادری کے چند آدمی یہ کہتے ہیں کہ بلاد اسلامیہ کی مانند ہندوستان میں قضائے شرعی کا بندوبست جب تک نہیں ہے یا پنچائتی سسٹم خدا کا حکم نافذ کرنے سے قاصر ہے اس وقت تک لڑکی کے لیے نجات کی کوئی صورت نہیں فسخ نکاح اور عقد نکاح ثانی سب ناجائز ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ نکاح ازروئے شریعت جائز ہے یا ناجائز ہ؟ نیز یہ کہ عدت ختم ہوجانے کے بعد تجدید نکاح کے ذریعہ ہندہ شوہر سابق کی طرف پلٹائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ جواب مدلل بیان فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں کہ عبداللہ کے ناقابل برداشت مظالم کی وجہ سے اس کی بیوی ہندہ کی زندگی خطرہ میں پڑگئی تھی اور ہندہ کا اس کے ساتھ نباہ ناممکن ہوگیا تھا ہندہ کا اس سے اطلاق کا مطالبہ شرعاً صحیح اور حق تھا۔ شریعت اسلامی میں قانون نکاح کی بنا اس امر پر ہے کہ مرد اور عورت کا ازواجی تعلق جب تک اخلاقی طہارت اور محبت وصلح اور حمت وآشتی کے ساتھ قائم رہے اس کو قائم اورباقی رکھا جائے اور جب یہ تعلق دونوں میں سے کسی ایک کے لیے فساد کا سبب بن جائے۔ یا مودت وحمت کی بجائے اس میں بغض وعدوات اور کراہت ونفرت داخل ہوجائے تو اس کو منقطع اور ختم کردیا جائے۔ اس اصل کے ماتحت اسلام نے مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے جس کو وہ بوقت ضرروت استعمال کرسکتا ہے اور عورت خلع کا حق دیا ہے۔ جس کے استعمال کی صورت یہ ہے کہ صحیح اورجائز ضرورت کے وقت جب وہ نکاح کے تعلق کو توڑنا چاہے تو مرد سے اگر وہ طلاق نہ دے خلع کا مطالبہ کرے۔ عورت کے مطالبہ پر شرعاً شوہر پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اس کو طلاق یا خلق دے دے۔ ارشاد ہے: فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (سورة البقرہ:229) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سورة النساء:19) فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (الطلاق:6) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ (سورة البقرہ:231) اورآں حضرت نے ارشاد فرمایا لاضرر ولاضرار (الموطا) ان آیات اور حدیث کی رو سے عبداللہ کے لیے لازم اور ضرروی تھا کہ ہندہ کی خواہش اور مرضی کے مطابق اس کو طلاق خلع

دے دیتا۔ اپنی خودغرضی اور شرارت ونفسانیت کی وجہ سے انکار کرکے وہ عبداللہ عاصی اور ظالم ہوا اور جن لوگوں نے اس کو طلاق یا خلع نہ دینے پر ورغلایا اور بھڑکایا یا اکسایا اور آمادہ کیا اور کسی طرح اس کی حمایت کیا وہ بھی ظالم اور مرتکب اثم وعدوان ہوئے۔

شوہر جب عورت کے مطالبہ خلع کو پورا نہ کرے اور اس کی یہ خواہش پوری کرنے سے انکار کردے تو عورت کےلیے حق خلع سے فائدہ اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ وہ حاکم سے مددلے حاکم کی شرعی طور پر تحقیق اور تفتیش کرے اور جب اس پر محقق ہوجائے کہ عورت کا نباہ شوہر کے ساتھ نہیں ہوسکتا تو عورت کی خواہش کے مطابق شوہر خلع کا حکم دے۔ اگر وہ انکار کرے تو قوت کے ذریعہ اپنے حکم کی تعمیل پر اس کو مجبور کرے یا اس کے انکار کرنے کی صورت میں اپنے انکار کرنے کی صورت میں اپنے اختیار سے کام لے کر نکاح فسخ کردے۔

ایسی صورت میں کہ عبداللہ نے ہندہ کے مطالبہ طلاق یا خلع کو شرارت وخود غرضی سے ٹھکرادیا تھا۔ ہندہ کا عدالت کی طرف رجوع کرنا حق بجانب تھا کیونکہ کہ ظالم اور نالائق شوہر سے گلو خلاصی کےلیے بجز اس کے کوئی اور صورت نہیں تھی؟ اور جب ہائی کورٹ کے مسلم حاکم نے عدالت ماتحت کے شہادتوں اور بیانات پر غور خوض اور بحث تفتیش کرکے قانون اسلامی کی بنا پر عدالت زیریں کے فیصلہ کو صحیح قرار دے دیا اور فسخ نکاح کے حکم کو جائز اور درست و صحیح تسلیم کرلیا تو ہندہ عبداللہ کے نکاح سے الگ ہوگئی او دونوں کے درمیان ازواجی تعلق منقطع ہوگیا اور عدت ختم ہونے کے بعد اس کا نکاح عبدالرحمن سے صحیح اور جائز ہوا۔ د

فسخ نکاح یا تفریق بین الزوجین سے حرمت غلیظہ نہیں متحقق ہوئی یعنی حاکم کا فیصلہ فسخ طلاق ثلثہ کے حکم میں نہیں ہے پس اگر ہندہ عبداللہ سے نکاح کرنے پر راضی ہوئی تو عبداللہ اس کو نکاح جدید اور مہر جدید کے ساتھ اپنی زوجیت میں لاسکتا تھا۔ اب بھی اگر عبدالرحمن اس کو اپنی مرضی سے طلاق دے دے تو بعد انقضاء عبداللہ اس سے نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ ہندہ بھی اس سے نکاح کرنے پر راضی ہوجائے۔

یہ صحیح ہے کہ ہند میں قضاء شرعی کا بندوست نہیں ہے اور یہ بھی درست ہے کہ غیر مسلم کا قضاء اور حکم مسلمان پر نافذ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ غلط ہے کہ اگر موجودہ عدالتوں میں کوئی مسلمان حاکم اسلامی قانون کی روسے نکاح فسخ کردے تو وہ معتبر نہیں ہوگا۔ اور عورت ومرد کے درمیان فرقت نہ واقع ہوگی اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ اگر پنچائتی سسٹم قائم ہوجائے تو وہ نکاح وطلاق لعان وایلاء وغیرہ کے بارے میں خدا کا قانون نافذ کرنے سے قاصر ہوگا۔ اسلامی حکومت قائم ہونےتک عبوری دور میں عہدہ قضاء کا قبول کرنا بشرطیکہ حکومت کافرہ کے باطل قوانین میں موافقت سے اجتناب کیا جائے اور اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کئے جائیں جائز ہے۔ پس اگر موجود عدالتوں کے مسلمان حاکم شرعی قاعدے کے مطابق فیصلہ کریں تو ان کا حکم بھی قضائے قاضی شرعی کے قائم مقام ہوجائے گا۔ قال فی الدر المختار: (وَيَجُوزُ تَقَلُّدُ الْقَضَاءِ مِنَ السُّلْطَانِ الْعَادِلِ وَالْجَائِرِ) وَلَوْ كَافِرًا قیل: ولیستانس لذلک من قصہ یوسف علیہ السلام مع ملک مصر کمایشیر الیہ قولہ تعالی: قال اجعلنی علی خزائن الارض حفیظ علیم (واللہ اعلم)

عبدالرحمن زوج ثانی کی برادری کے کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ: بلاد اسلامیہ کی مانند یہاں ہندوستان میں قضاء شرعی کا جب تک بندوبست نہیں یا پنچائتی سسٹم خدا کا حکم نافذ کرنے سے قاصر ہے اس وقت تک لڑکی کےلیے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ فسخ نکاح اور عقد نکاح ثانی ناجائز ہے۔

قوانین اسلام سے ناواقفی اور ان کی شقاوت اور قساوت قلبی کی دلیل ہے۔ ہندوستان میں نہیں کہا جاسکتا کہ اقامت دین کی تحریک کب بار آور ہوکر انقلاب پیدا کرے گی؟ اور قضاء شرعی کا کب بندوبست ہوگا؟ تو اس عبوری اور برزخی دور کی طویل مدت میں مظلوم اور مصیبت زدہ ہزارہا عورتیں ظالم شوہروں کا تختہ مشق نبی رہیں اور ان کی ازواجی زندگی کو دوزخ کا نمونہ بننے کےلیے چھوڑدیا جائے؟ اس انسانیت کش منظر اور صورت حال کو وہی شخص گوار کرے گا جو عورتوں کی زرخرید لونڈی سمجھے گا اور اسلام کے دین یسر اور ملت سمحۃ ہونے کا قائل نہ ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں کہ نہایت مجبوری اور اضطرار کی حالت میں علم برداران تحریک اقامت دین بھی موجودہ عدالتوں کے مسلم حاکم کی طرف ایسے معاملات میں مراجعت کرنے کی اجازت دینے میں تامل نہیں کریں گے۔

صورت مسؤلہ میں عبدالرحمن کے خلاف اس کی برادری کے شور وشغب کرنے والے کذب بیانی اور افتراپردازی وتہمت تراشی سے کام لینے والے اور اس کا معاشرہ بائیکاٹ کرنے والے لوگ ان آیات کا مصداق ہیں۔

لَعنَتَ اللَّهِ عَلَى الكـٰذِبينَ ﴿٦١﴾... آل عمران   إِنَّما يَفتَرِى الكَذِبَ الَّذينَ لا يُؤمِنونَ بِـٔايـٰتِ اللَّهِ ۖ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الكـٰذِبونَ ﴿١٠٥﴾... سورة النحل   وَالَّذينَ يُؤذونَ المُؤمِنينَ وَالمُؤمِنـٰتِ بِغَيرِ مَا اكتَسَبوا فَقَدِ احتَمَلوا بُهتـٰنًا وَإِثمًا مُبينًا ﴿٥٨﴾... سورة الأحزاب

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2-کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 281

محدث فتویٰ